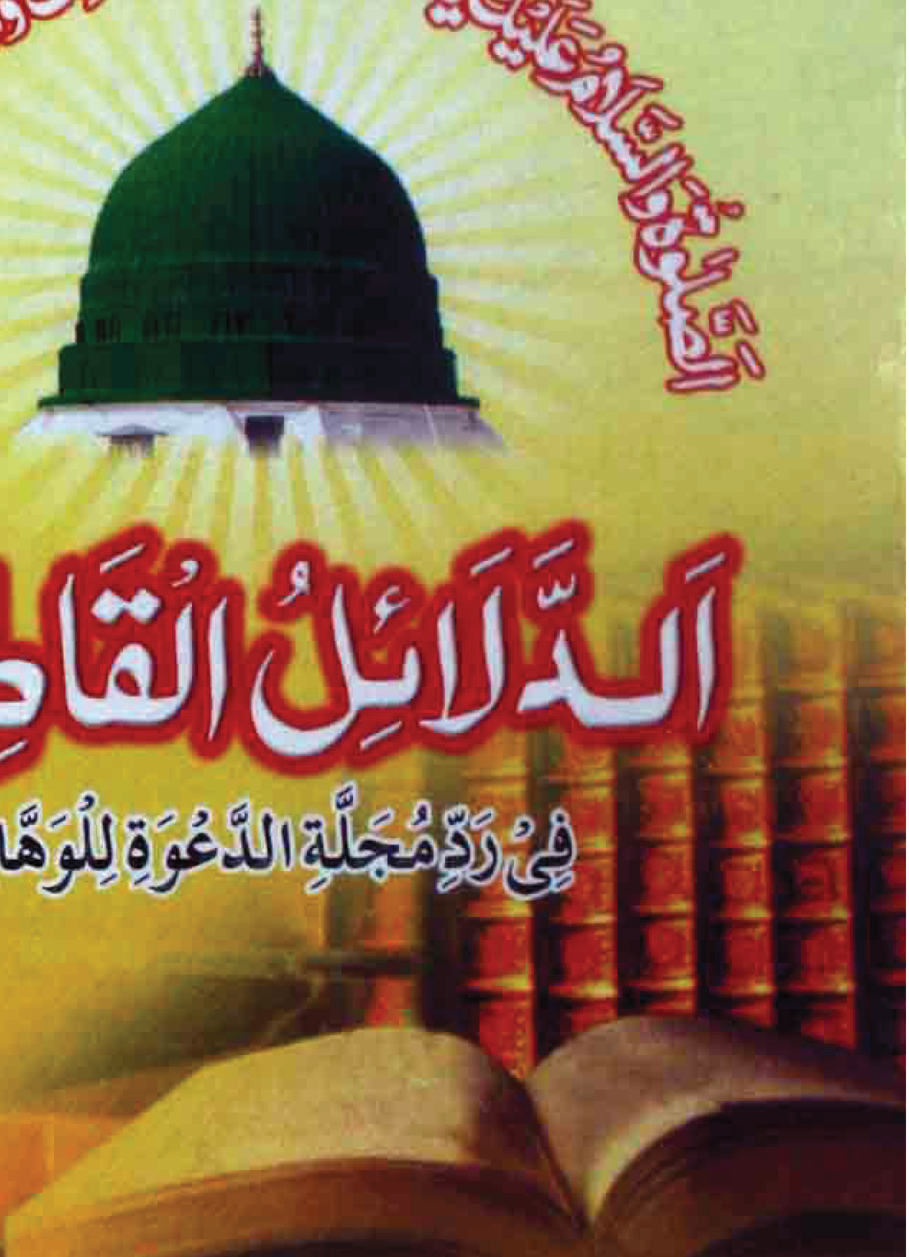
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ



اَلدَّلائِلُ القَاطِعَة

فِی رَدِّ مُجلّۃِ الدَّعْوَۃِ لِلوَہّابِیَّہ

تصنیف

عبد مصطفےٰ غلام رضا

مولانا محمد محبّت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَۃُ
فِی رَدِّ مُجَلَّۃِ الدَّعْوَۃِ لِلْوَہَابِیَّۃِ

مصنّف عبدِ مصطفٰے غلام رضا
محمد محبت علی قادری ابنِ محمد علی کھرل
الساکنے
گھنہ گڑھی تحصیل ننکانہ ضلع نزد سیدوالہ

از خدّام سیّد السادات فخر الصلحاء پیرِ طریقت
رہبرِ شریعت سیّد اعجاز علی شاہ گیلانی زیب
سجّادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم

نام کتاب : الدلائل القاطعہ
فی رد مجلۃ الدعوۃ للوھابیہ
مصنف : محمد محبت علی قادری کھرل
صفحات: ۴۵۷
بار اول مارچ ۱۹۹۶ء
تعداد : پانچ سو
کتابت: محمد اکرم معرفت ظفر دار الکتابت
مطبع : شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور
مطبع : الامان پرنٹنگ پریس اردو بازار لاہو
قیمت : مبلغ ۱۸۰/- روپے

امام الاولیاء حضرت سیدنا داتا علی بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ بسطامی کے متعلق یوں بیان فرماتے ہیں۔

انھیں میں سے فلک معرفت فلک محبت ابویزید طیفور بن عیسٰی بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اجلہ مشائخ سے گزرے ہیں ان کی کیفیت حالیہ اعلیٰ درجہ پر تھی اور ان کی شانِ تصوف بہت بلند مانی گئی حتیٰ کہ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں۔

اَبُوْ یَزِیْد مِنَّا بِمَنْزِلَۃِ جِبْرِیْلَ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ۔ بایزید ہم میں وہ مرتبہ رکھتے ہیں جو فرشتوں میں جبریل کو حاصل ہے اور آپ اپنے علاقہ بسطام میں فرد الفرید گزرے ہیں اور فن تصوف میں آپ کو یکتا عالم مانا گیا ہے اور حقائق علم بیان کرنے میں آپ سے زائد کوئی دوسرا نظر نہ آیا اور آپ علم کے ساتھ محبت اور شریعت مطہرہ کی خاص طور پر تعلیم کرنے والے تھے اور یہ تمام صفات آپ میں حقیقتاً موجود تھیں یہ نہیں کہ الحاد زندقہ کی مدد کے لیے زھد و ورع کا محض پردہ ڈال لیا ہو جیسا کہ اکثر ایسا کر لیتے ہیں، بلکہ آپ ابتداء سے ہی مجاہدہ و عمل صالح میں رہے چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَۃِ ثَلٰثِیْنَ سَنَۃً فَمَا وَجَدْتُ شَیْئًا اَشَدَّ عَلَیَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِہٖ وَلَوْ لَا اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ لَبَقِیْتُ وَ اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَۃٌ" اِلَّا فِیْ تَجْرِیْدِ التَّوْحِیْدِ۔

تیس سال مجاہدہ کرتا رہا۔ میں نے علم اور اس پر عمل سے زیادہ دشوار کسی چیز کو نہ پایا اور اگر اختلافِ علماء نہ ہوتا تو میں ناکام رہ جاتا اور حق اطاعت دین ادا نہ کر پاتا اور حق بات یہ ہی ہے کہ اختلاف علماء رحمت ہے مگر جبکہ توحید میں مجرد ہو جائے تو اچھا نہیں۔ اسی طرح تذکرۃ الاولیاء کے باب ۱۴ میں شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مناقب یوں بیان کرتے

ہیں۔ آپ بہت بڑے اولیاء کرام اور مشائخ عظام میں سے ہوتے ہیں اور ریاضتُ عبادت کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کیا اور احادیث بیان کرنے میں آپ کو درک حاصل تھا۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو جبریل کو ملائکہ میں اور مقامِ توحید میں تمام اولیاء کرام کی انتہا آپ کی ابتداء ہے کیونکہ ابتدائی مقام میں ہی لوگ سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں جیسا کہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر لوگ دو سو سال بھی گلشن معرفت میں سرگشتہ رہیں جب کہیں جا کر ان کو وہ ایک پھول مل سکتا ہے جو مجموعی طور پر ابتداء میں ہی مجھے مل گیا۔

شیخ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں پورے عالم کو آپ کے اوصاف سے لبریز دیکھتا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے مراتب کوئی نہیں جانتا۔ آپ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے والدِ بزرگوار کا بسطام کے عظیم بزرگوں میں شمار ہوتا تھا اور آپ کی کرامات کا ظہور شکم مادر میں ہی ہونے لگا تھا کیونکہ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میں سے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر مجھے بیکلی اور بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔ حضرت بایزید کا قول ہے کہ راہِ طریقت میں سب سے بڑی دولت وہ جو مادرزاد ہو۔ اس کے بعد چشم بینا اور اس کے بعد گوشِ ہوش لیکن اگر یہ تینوں حاصل نہ ہوں تو پھر مرگِ ناگہاں بہتر ہے۔ جب آپ مکتب میں داخل ہوتے اور آپ نے سورۂ لقمان کی آیت پڑھی کہ اِنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ۔ یعنی میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا، تو آپ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی والدہ محترمہ کو عرض کی، امی جان مجھ سے دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا اس لیے آپ مجھے خدا سے طلب کریں تاکہ میں تیرا شکر ادا کرتا رہوں یا پھر مجھے